بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ

بدر

جلد ۱۴

شمارہ ۱۴

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ ,,
ممالک غیر -/۱۰ ,,
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری
نائب:
فیض احمد گجراتی

۸ر شہادت ۱۳۴۴ہش | ۵ر ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ | ۸ر اپریل ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲ر اپریل بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی زیادہ تکلیف ہوگئی تھی رات آرام سے گذری اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت کاملہ اور شفاء عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۷ر اپریل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اہل وعیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب عنقریب تشریف لانے والے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت دارالامان واپس لائے۔ آمین ۔

بمبئی میں مسیحی کانفرنس کے موقعہ پر

پوپ پال ششم کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دعوت اسلام

پوپ صاحب کی خدمت میں پیش کردہ ایڈریس

چار ماہ قبل نومبر دسمبر ۱۹۶۴ء میں عالمی مسیحی کانفرنس کے بمبئی سیشن میں پوپ پال ششم اور بیرونی ممالک سے متعدد کارڈینل۔ ہزارہا مندوبین اور ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں سے بھی کثیر تعداد میں عیسائیوں نے شمولیت کی اور تعداد ڈیڑھ دو لاکھ تک پہنچ گئی۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے دعوت اسلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات زندگی کے بارہ میں نئے انکشافات پر مشتمل لٹریچر آنے ہوئے مہمانوں کو پیش کیا۔ پوپ پال ششم کے لئے انگریزی میں جو ایڈریس لکھا گیا تھا احباب کی خواہش تھی کہ اس کو اردو میں بھی شائع کیا جائے۔ لہذا اس کا اردو ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ——— ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ترجمہ ایڈریس ہز ہولی نس پوپ پال ششم

بر موقعہ

آل ورلڈ یوکرسٹک کانگریس بمبئی منعقدہ نومبر دسمبر ۱۹۶۴ء

خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بہت کرم کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

بخدمت ہز ہولی نس پوپ پال ششم

خدا کرے کہ یہ ایڈریس آپ کے لئے خوشی کا موجب ہو۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے تمام افراد کی نمائندگی کرتے ہوئے میں بحیثیت ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کی ہندوستان میں آمد پر پُر خلوص خیر مقدم کرتا ہوں۔ آپ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے خادم ہونے کے دعویدار ہیں۔ اور دنیا کے لکھوکھہا عیسائیوں کے تسلیم شدہ راہنما ہیں۔ اس لئے ہمارے دلوں میں بھی آپ کے لئے عزت و احترام ہے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے عقیدے اور ایمان کے مطابق خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔

اسلام کی صحیح تعلیم کی رُو سے تمام مذہبی راہنماؤں کی عزت کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی اخوت اور رواداری کے اصول کو اپناتے ہوئے ہم ایسے عنصر سے ہرگز متفق نہیں جنہوں نے نامناسب رنگ میں مخالفت کرتے ہوئے اس خالص مسیحی کانفرنس کی راہ میں مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ ایسا طریق ہمیشہ باہمی رواداری کے منافی اور نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اسلامی نقطۂ نظر سے ہمارے نزدیک ہر مذہب و ملت کے افراد کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کا برابری کا حق حاصل ہے

اسلام کی تاریخ میں حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا عملی نمونہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ میں آیا۔ تو حضور علیہ السلام نے کمال فراخدلی سے مدینہ کی مسجد میں انہیں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی پس ہم بھی آپ کی کانفرنس کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور ہماری تمنا ہے کہ شمولیت اختیار کرنے والے عیسائیوں کے لئے یہ کانفرنس فائدہ کا موجب ہو۔

آپ کی تشریف آوری کے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اگر میں مذہب کے متعلق بالعموم اور مسیحیت اور اسلام کے بارہ میں بالخصوص اپنے نظریات کا اظہار آپ کی خدمت میں نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہونے میں کوتاہی کی ہے۔ ہماری اس کوشش کے پس پردہ صرف یہ مقصد کارفرما ہے کہ باہمی تفہیم کے ذریعہ عقائد و نظریات کے ان اختلافات کو دور کیا جائے جو آجکل ہمارے اور مسیحی دوستوں کے درمیان پائے جاتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہم جن پُر خلوص جذبات سے یہ چیز پیش کر رہے ہیں اسی خلوص نیت سے آپ بھی اس پر غور فرمانے کی مہربانی فرمائیں گے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر پبلشر نے لاما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

بیت اللہ شریف کی طرف

ذوالحجہ کا چاند نکل آیا۔ اس مبارک مہینہ کا نام سنتے ہی ہر مسلمان کا دل بیت اللہ شریف کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اس کی زیارت کی شدید خواہش اور تمنا چٹکیاں لینے لگتی ہے یہ وہی بابرکت گھر ہے جس کی آبادی اور خدمت کے لئے آج سے پانچ ہزار سال پہلے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال سمیت ایسی شاندار قربانیاں کیں جن کا تذکرہ آج بھی ہر مومن کے دل میں خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ دین کی راہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ایک خاص جوش پیدا کر دیتا ہے۔

ایک طرف ان سب افراد کی بے نظیر قربانیاں ہیں تو دوسری طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دردبھری دعائیں ہیں۔ جن میں ایک عجیب بات یہ نظر آتی ہے کہ کوئی ایسی دعا نہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بے قرار دل سے نکلی ہو اور بارگاہ رب العزت نے اسے اعلیٰ مقام قبولیت نہ بخشا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعائیں قرآن کریم کے مختلف مقامات پر ذکر ہوئی ہیں۔ آپ ان میں سے ایک ایک کو دیکھ جائیں اس نقطۂ نظر سے اس کی تفصیلات کو مستحضر کریں ہر موقعہ کی دعا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دلسوز اور گہری محبت الٰہی سے پُر نظر آتی ہے تو اس کے ساتھ ہی تو آب و رحیم خدا کے رحم و کرم کے کرشمے بھی مشاہدہ میں آتے ہیں۔

اسی گہری محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت ابراہیم کی نسبت خداتعالےٰ نے فرمایا:۔

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا

خداتعالےٰ نے ابراہیم کو خلیل بنا لیا۔

خلیل خُلّة سے نکلا ہے۔ اور اسی سے خلال ہے جو بآسانی دانتوں کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ گویا ابراہیم علیہ السلام کو سہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

والا معاملہ تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذات کو خداتعالےٰ کی ذات میں بکلی گم کر دیا تھا آپ نے وجود پہ فنا قبول کی جس کے نتیجہ میں آپ کو لقا اور بقا کا بلند مقام حاصل ہوا ہے!!

غرض یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بلند مقام کی طرف اشارہ تھا۔ اب آیئے ذرا آپ کی اُن دردبھری دعاؤں میں سے بطور نمونہ ان دعاؤں پر غور کریں جو بیت اللہ شریف کی آبادی اور خدمت کے سلسلہ میں آپ نے کیں ہے!!

بخاری شریف کی روایت کے مطابق آپ اپنے شیر خوار بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اُن کی والدہ، حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے ساتھ بحکم الٰہی اس بے آب و گیاہ مقام پر چھوڑ کر لوٹنے لگے، تو اس بلند شان خاتون کی اپنے برگزیدہ شوہر سے جو گفتگو ہوتی ہے۔ وہ بڑی ہی ایمان افروز ہے۔ حضرت ہاجرہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ میرے میاں مجھے اور میرے بیٹے کو اس بیابان میں محض حکم الٰہی کی تعمیل میں اور اُسی کے سہارے پر چھوڑ چلے ہیں۔ تو ذات باری تعالےٰ پر نہایت درجہ پختہ ایمان و ایقان کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:۔

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا اللّٰهُ۔

اگر آپ ہمیں اُس نادر و توانا کے آسرے پر چھوڑ چلے ہیں تو کوئی فکر کی بات نہیں۔ وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا ـــ!!

نہایت درجہ متوکل و مومن بیوی کی بات سُن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رقت طاری تھی وہ خود ہی اپنے جگر گوشہ اور اپنی نیک اور صالحہ رفیقۂ حیات کو اس بیابان میں چھوڑ کر جا رہے تھے جو امر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کا بڑا ہی کٹھن امتحان کا وقت تھا۔ ہر قدم جو نئی منزل کی طرف اُٹھتا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیوی بچہ سے زیادہ دور لے جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی اُن کے دل میں جذبات کا ایک سمندر تلاطم میں تھا۔ اسی اضطراب میں وہ رستہ کے موڑ پر پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ ایزدی میں بایں الفاظ عرض گزار ہوئے:۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ۔ (ابراہیم ع ۶)

اس مضطربانہ دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دو چیزوں کی بھیک مانگی اوّل درخواست کی کہ خدایا تیرے حکم سے میں نے اپنے جگر گوشہ اور اپنی پیاری بیوی کو اس جگہ چھوڑے جا رہا ہوں مگر تیرے ہی آسرے پر!! تو بڑی طاقتوں کا مالک ہے تیری دلوں پر حکومت ہے اس لئے تیری جناب میں التجا کرتا ہوں کہ تو ایک دُنیا کے دل اُس کی طرف پھیر دے۔۔!!

اس دعا پر آج پانچ ہزار سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ ہزار ہا ہزار سال کی یہ لمبی تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ یہ دعا کس شان سے قبول ہوئی اور اب بھی ہر سال حج پر جانے والے اس کا بچشم خود نظارہ کرتے ہیں کہ کس طرح لاکھوں لاکھ افراد والہانہ طور پر اس مقدس مقام کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ وہ اپنے اوقات کا حرج کرتے ہوئے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور سب کے سب سفید یونیفارم میں ملبوس لبیک لبیک لاشریک لک لبیک کہتے ہوئے بیت اللہ شریف کا رُخ کرتے ہیں۔ عرفانِ الٰہی کے حصول کے لئے ۹ ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں جمع ہو جاتے ہیں ـــ!! یہ نظارہ بڑا ہی ایمان افروز اور رقت انگیز ہوتا ہے!!

غور کیجئے اس لاکھوں تک کے مجمع کو کون کھینچ لایا ـــ یقیناً حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل دونوں ماں بیٹے کی سچی قربانی اور عاشق خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ کی دردبھری دعاؤں کا نتیجہ اور قبولیت کا زندہ ثبوت ہے ـــ!!

دوسرے نمبر پر اس لاکھوں کے مجمع کے کھانے پینے کا معاملہ تھا۔ یہ خود ایک بڑا معجزہ ہے جس کا مشاہدہ ہر سال ہوتا ہے۔ وہاں جانے والوں کو کھانے پینے کے سلسلہ میں تعلقاً کوئی دشواری اور دقت پیش نہیں آتی۔ اور باوجود اب تک وادی غیر ذی زرع ہونے کے عجب قدرت الٰہی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن الفاظ میں بارگاہِ الٰہی سے درخواست کی تھی آج آپ کی دعا لفظاً لفظاً پوری ہو رہی ہے۔ یعنی دنیا کے ثمرات اس جگہ بافراط ملتے ہیں۔

ان تفصیلات کو سُن کر ہر مومن کے دل میں وہاں پہنچنے اور مقاماتِ مقدسہ میں چند روز رہ کر دعا کرنے کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جن کچھ جو خوش قسمت حالات کی سازگاری کے سبب سے وہاں پہنچنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں وہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق کئی گنا ایمان میں اضافہ کر کے لوٹتے ہیں۔ اور جو عدم مقدرت یا حالات کی مجبوری ـــ وہاں پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں اُن کے دلوں کی حالت بھی عجیب ہوتی ہے۔ ان دنوں میں گو ان کے جسم تو اپنے اپنے وطن میں ہوتے ہیں۔ مگر ان کی رُوح اُس بیت العتیق کا طواف کر رہی ہوتی ہے۔ اور کبھی گنبد خضرا پر درود و سلام کا تحفہ پیش کرتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

قادیان میں
پنجاب نیشنل بنک کی نئی بلڈنگ کا افتتاح

قادیان ۶ اپریل۔ چند ماہ قبل صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیتی زمین ریتی چھلہ میں ڈاکخانہ کے سامنے پنجاب نیشنل بنک کے لئے بلڈنگ بنانے کا فیصلہ ہوا تھا چنانچہ یہ بلڈنگ مارچ کے آخری ہفتہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے تیار کروا کر مقامی بنک کے سپرد کر دی گئی تھی۔

کل مورخہ ۷ کو اسی بلڈنگ میں بنک کا باقاعدہ افتتاح کئے جانے کی تقریب تھی چنانچہ اس غرض کے لئے جالندھر سے شری ایچ ایل ملہوترا صاحب ڈسٹرکٹ مینجر صاحب تشریف لائے نیز اس تقریب میں شامل ہونے کیلئے بنک کے پارٹی آفیسر شری جاجن صاحب بٹالہ و دھاریوال کے بنکوں کے مینجر صاحبان بھی تشریف لائے۔ علاوہ ازیں گورداسپور سے شری کھنہ اری صاحب جو ۱۹۴۷ء میں قادیان میں اس بنک کی شاخ کا اجراء ہونے پر سب سے پہلے مینجر مقرر ہو کر یہاں آئے تھے۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک نو بجے شری ایچ ایل ملہوترا صاحب ڈسٹرکٹ مینجر صاحب جالندھر سے بذریعہ کار قادیان پہنچے ان کی آمد سے قبل ہی بنک والوں کی طرف سے مدعوین معززین کافی تعداد میں موجود تھے۔

مکرم امیر صاحب، کالج کے پرنسپل صاحب اور سکول کے مینجر صاحبان نے شری ملہوترا صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر ان کا سواگت کیا۔ جس کے بعد آپ بنک کے دروازے پر لگا ہوا ربن کو کاٹ کر بنک کے ہال کے اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ہی بقیہ افراد بھی بنک کے ہال میں داخل ہو گئے۔

دوکل مینجر صاحب بنک کی درخواست پر سب سے اول محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ عید الاضحیہ

بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق کی درستی اور اصلاح کرو

تاتم کو دائمی عید نصیب ہو

اپنی عزت اپنے وقار اور روحانیت کو قائم رکھنے کیلئے اپنا قائم مقام چھوڑنا ضروری ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۲۵ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج کا دن ہمارے لئے جہاں اور بہت سے سبق پیش کرتا ہے وہاں اس دن میں آئندہ نسلوں کے متعلق بھی

عظیم الشان سبق

ہے۔ اگر اس عید کے سبق کو ہماری جماعت یا کوئی جماعت بھی پوری طرح یاد رکھے تو وہ کبھی تباہ اور برباد نہیں ہو سکتی۔

درحقیقت تباہی کا موجب یہ امر ہوتا ہے کہ کوئی شخص یا کوئی جماعت اپنی عزت کو اپنے وقار کو، اپنی روحانیت کو قائم رکھنے کے لئے کوئی اپنا قائم مقام نہیں چھوڑتی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز تباہ ہو رہی ہے اور اگر کسی جنس کے افراد اپنی تباہی کے بعد کوئی اپنا قائم مقام نہ چھوڑیں تو اس جنس کا دنیا سے بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ہر ایک چیز ایک حد تک پہنچ کر پھر اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ اس کا قیام اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ وہ

اپنے قائم مقام چھوڑ کر

اپنی جنس کو قائم رکھے۔ انسان مرتے ہیں اگر وہ اپنی اولاد کو اپنا قائم مقام نہ چھوڑ جائیں تو آئندہ انسانی نسل کا دنیا سے خاتمہ ہو جائے۔ درخت اگتے ہیں پھل لاتے ہیں پھر سوکھ جاتے ہیں۔ اگر نئے درخت ان کی جگہ نہ لیں، اور ان کے قائم مقام نہ بنیں تو ان درختوں کا بالکل وجود ہی مٹ جائے۔ غرض ہر ایک چیز ہم دیکھتے ہیں کہ تباہ ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی جب تک کہ وہ اپنا قائم مقام نہ چھوڑ جائے اگر کوئی یہ سمجھے کہ بغیر اپنا قائم مقام چھوڑے موجودہ حالت کے ساتھ دنیا میں قائم مقام رہ سکتا ہے تو یہ ایک غلط خیال ہوگا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ جب آپ اپنے اسی وجود کے ساتھ دنیا میں نہیں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ تو اور کون کہہ سکتا ہے کہ میں موجودہ حالت کے ساتھ اپنے وجود میں قائم رہ سکتا ہوں۔ لوگوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو انیس سو سال سے آسمان پر زندہ سمجھ رکھا تھا۔ مگر ان کے متعلق بھی اس زمانہ کے مرسل اور مامور نے ثابت کر دیا کہ فوت ہو چکے ہیں۔ زندہ نہیں۔ پس اگر انبیاء بھی اپنے قائم مقاموں کے بغیر اپنے سلسلہ کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ تو پھر ہم اپنے قائم مقاموں کے بغیر اپنی جماعت کو کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ صحیح بات ہو کہ موجودہ حالت کے ساتھ ہی انسان یا کوئی دوسرا وجود دنیا میں قائم رہ سکتا ہے۔ تو پھر اس بات کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ ایک انسان مرے اور اس کا بچہ اس کا قائم مقام ہو۔ یا ایک درخت تباہ ہو۔ اور دوسرا درخت اس کا قائم مقام قرار پائے۔ یہ اسی لئے ہوتا ہے کہ کوئی وجود ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہ سکتا۔ اور ہر ایک

نوع کا قیام

اس کی جنس کے قیام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آم کا درخت فنا ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس کے قائم مقام اور آم کے درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی نوع میں فنا نہیں ہوتا۔ اسی طرح سنگترے کی جگہ سنگترہ۔ گیہوں کی جگہ گیہوں۔ چاولوں کی جگہ چاول پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا وجود دنیا میں قائم رہتا ہے۔ کیونکہ جب جنس قائم رہتی ہے تو گویا وجود ہی قائم رہتا ہے۔

کسی استاد کے مرنے پر اس کے لائق اور ہوشیار شاگرد کی موجودگی میں کہا جاتا ہے۔ جس استاد کا ایسا لائق اور ہوشیار شاگرد موجود ہو وہ نہیں مرا۔ اسی طرح جو جماعت دین اور روحانیت کی حامل ہو۔ اگر اپنے پیچھے ایسی نسلیں چھوڑ جائے جو دین اور روحانیت کی حامل ہوں تو وہ جماعت بھی

زندہ جماعت

ہوتی ہے۔ اور ایسی جماعت یا قوم کبھی نہیں مرتی۔

پس اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ اور احمدیت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو عید کے اس دن سے جو سبق حاصل ہوتا ہے۔ وہ یاد کرائیں۔ اس عید سے جو ہمیں سبق ملتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ عید ہمیں

ایک پرانا واقعہ

یاد دلاتی ہے۔ جو ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے وہ واقعہ ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ ہماری جماعت کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں کس طرح ترقی کر سکتی ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے رویا اور الہام میں یہ حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کر دیا۔ اور جدائی کی چھری اس کی گردن پر پھیر دی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق انہوں نے اپنی بیوی اور بچے کو ایسے جنگل بیابان میں چھوڑ دیا۔ جہاں نہ غلہ تھا نہ پانی۔ نہ کوئی بازار تھا نہ آبادی کہ کسی آدمی سے مانگ کر ہی کچھ کھانے پینے کو میسر آ سکتا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے الہام پاکر

اپنے بچہ اور اس کی ماں کو مکہ مکرمہ کی زمین میں جو اس وقت بالکل غیر آباد وادی تھی۔ صرف ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلی کھجوروں کی دے کر چھوڑ آئے۔

جب آپ واپس آنے لگے۔ تو حضرت ہاجرہؑ نے پوچھا۔ آپ کہاں چلے ہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام فرط غم کی وجہ سے کوئی جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہؑ نے پھر دریافت کیا۔ اس جنگل میں آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام زبان سے پھر بھی کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر ان کے متواتر پوچھنے پر اشارہ سے انہوں نے جواب دیا۔ کہ خدا کے حکم سے میں تم کو یہاں چھوڑ چلا ہوں۔ تب حضرت ہاجرہؑ نے کہا کہ اگر خدا کے حکم سے آپ ہمیں یہاں چھوڑ چلے ہیں۔ تو پھر ہمیں آپ کی حفاظت کی ضرورت نہیں۔ آپ بے شک جائیے۔

خدا خود ہماری حفاظت کرے گا

اور وہ ہم کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اور تسلی سے واپس آ گئیں۔ اور اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس جو اس وقت چھ سات برس کی عمر سے زیادہ کے نہ تھے بیٹھ گئیں۔ اس وقت اگر وہ چاہتیں تو کسی آبادی کی طرف رخ کر لیتیں۔ مگر انہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کا احترام کیا۔ اور اسی کے توکل اور بھروسہ پر اس جنگل بیابان کی رہائش منظور کر لی۔ جہاں نہ کوئی آبادی تھی۔ نہ بازار نہ کوئی کنواں تھا نہ تالاب۔ آخر پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کی ایک تھیلی کیا ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ میں پانی بھی ختم ہو گیا۔ اور کھجوریں بھی ختم ہو گئیں حضرت ہاجرہؑ کو بھی گو تکلیف تھی۔ مگر بچے کی تکلیف کو دیکھ کر وہ

بہت بے قرار ہو گئیں

اور صفا اور مروہ دونوں پہاڑیوں پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر دوڑنا اور اوپر چڑھ کر دیکھنا شروع کیا۔ تا شاید کوئی آتا جاتا قافلہ ہی نظر آ جائے جس سے پانی لے کر بچے کو پلائیں۔ اور خود پئیں۔ جب وہ صفا پر یا مروہ پر چڑھتیں۔ تو ساتھ ہی چلا کر ہر دفعہ یہ کہتیں۔ کہ کوئی خدا کا بندہ ہے جو ہمیں پانی دے۔ اور ساتھ ہی بچے کی حالت کو دیکھ کر اور بھی پریشان ہوتیں۔ جب ان کی گھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئی۔ تو خدا کے فرشتے نے ان کو بشارت دی۔ کہ ہاجرہ گھبراؤ نہیں۔ جا تیرے بچے کا سامان خدا نے کر دیا ہے۔ چنانچہ جب وہ بچے کے پاس آئیں تو دیکھا کہ خدا نے وہاں پانی کا چشمہ پیدا کر دیا ہے۔ جو آج تک قائم ہے۔ اور زمزم کہلاتا ہے۔ انہوں نے بچے کو پلایا۔ اور خود بھی پیا۔

آہستہ آہستہ وہاں آبادی ہوگئی۔ کوئی قافلے وہاں سے گذرے۔ تو انہوں نے تجارتی ترقی کے لئے یہ مناسب سمجھا کہ اس چشمے پر پڑاؤ قائم کیا جاتے۔ جہاں قافلے آکر ٹھہرا کریں۔ چنانچہ اسی خیال سے وہ اپنے کچھ آدمی اس چشمہ پہ چھوڑ گئے۔ کہ اس سے ہماری تجارت میں ترقی ہوگی۔ آخر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

دعاؤں کے نتیجہ میں

وہاں بہت بڑی آبادی ہوگئی۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے اپنا سر تسلیم خم کردیا۔ اور اس تعلق اور محبت کی کچھ پرواہ نہ کی۔ جو ان کو اپنے بچے سے تھی۔ طبعی طور پر بڑھاپے میں جاکر جو اولاد ہوتی ہے اس سے انسان کو بہت زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑھاپے میں آپ کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ان کی نہایت گہری اور

شدید محبت تھی

مگر خدا کے لئے انہوں نے اس کو قربان کردیا۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو الہام ہوا کہ اے ابراہیمؑ آسمان کی طرف دیکھ۔ کیا تو آسمان کے ان ستاروں کو گن سکتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یہ میری طاقت سے باہر ہے کہ میں آسمان کے ستاروں کو گن سکوں۔ تب خدا نے فرمایا۔ اے ابراہیمؑ میں نے تیری قربانی کو دیکھا۔ اب میں تیری اس قربانی کے بدلے تیری اولاد کو اس قدر بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے ستاروں کو کوئی گن نہیں سکتا اسی طرح تیری اولاد کو بھی کوئی گن نہیں سکے گا۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں۔ اس

وعدہ الٰہی کے مطابق

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کو کتنی کثرت حاصل ہوئی ہے۔ کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کونسی قوم ان کی اولاد میں سے نہیں۔ تمام دنیا کے لوگوں میں ان کا خون مل گیا ہے اور تمام دنیا ان کی ممنون ہے۔ سینکڑوں قومیں ہیں جو ان کی اولاد میں سے ہونے کی مدعی ہیں۔ زرتشتی ہیں تو وہ اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہودیوں کا تو دعوٰی ہی ہے کہ وہ ان کی اولاد میں سے ہیں۔ عیسائی بھی انہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آپ کی نسل میں سے ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اسی قربانی کے بدلے ان کی اولاد

کو تعداد کے لحاظ سے اور عزت کے لحاظ سے اس قدر بڑھایا کہ تمام بڑے بڑے مذاہب انہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کی بہت بڑی عزت کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے ہمیں

یہ سبق ملتا ہے

کہ اگر کوئی اپنی اولاد کو بڑھانا چاہے۔ تو وہ بچپن میں اپنی اولاد کو اسی طرح قربان کرے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچے کو قربان کیا۔ اور صرف انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی قربانی نہیں کی۔ بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بھی قربانی کی جن کی ایسی تربیت کی۔ کہ بڑے ہو کر وہ بھی خدا تعالیٰ کے نبی ہوئے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جتنا بڑا کوئی انسان بنتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے اس مرتبہ تک پہنچنے کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے متعلق قربانی کی۔ خدا تعالیٰ نے اس قربانی کے بدلے ان کی اولاد کو

بے نظیر ترقی

دی۔ اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد ترقی کرے۔ تو تم بھی اپنی اولاد کو قربان کرو۔ اس سے ایسی محبت نہ کرو۔ جو تم کو ان کی اصلاح اور علوم کے سکھانے سے باز رکھے۔ اور تم ان کی نگرانی چھوڑ دو اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ تمہاری نسل بڑھے اور ترقی کرے۔ اور آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہ جاسکے۔ تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بچپن میں آرام دہ، آرام طلب، کاہل اور سست نہ بنائیں۔ بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق کی پوری پوری نگرانی کریں۔

خیال کرو

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

کی بچپن کی زندگی کس طرح گذری۔ اور انہوں نے کس قدر مشقت اٹھائی۔ انہیں تو خوراک حاصل کرنے کے لئے بھی جنگلوں میں پھرنا اور شکار کرکے پیٹ پالنا پڑتا تھا۔ شکار بندوق سے ہوئے جانور کا تو نہیں کیا جاتا۔ کہ گئے اور پکڑ کر لے آئے آجکل جبکہ بندوقیں ہیں۔ بہت دفعہ لوگ شکار کو جاتے ہیں اور خالی ہاتھ واپس آجاتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں تو تیر اور نیزے کے ساتھ شکار کیا جاتا تھا۔ اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کتنی دفعہ ان کو خالی ہاتھ واپس آنا پڑتا ہوگا اور کتنے فاقے کاٹنے ہوں گے۔ مگر یہ سب

کچھ انہوں نے خدا کے لئے برداشت کیا اور خدا نے ان کو نبوت کے مرتبے پہ پہنچایا۔ انہی کی قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ان کی نسل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے

اولو العزم رسول

پیدا ہوئے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کتنی مشقت اٹھائی۔ ابھی آپؐ ماں کے پیٹ میں ہی تھے کہ آپؐ کے والد فوت ہوگئے۔ پھر ابھی اڑھائی سال کے تھے کہ والدہ کا سایہ بھی آپؐ کے سر سے اٹھ گیا۔ پھر دادا پرورش کرنے لگے لیکن ابھی آپؐ سات آٹھ برس کے تھے۔ کہ وہ بھی رحلت کرگئے پھر چچا آپؐ کے متکفل ہوئے۔ غرض آپؐ کی یہ زندگی آرام سے نہیں گذری۔ قسم قسم کی تکلیفوں اور مشقتوں میں سے آپؐ کا گذر ہوا رہا۔ تاریخ میں لکھا ہے آپؐ کی چچی جس وقت بچوں میں

کوئی چیز تقسیم کرنے لگتی

تو سب بچے اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الگ کونے میں خاموش بیٹھے رہتے۔ جب سب بچے لے چکتے۔ تو پھر وہ ان کو بھی حصہ دیتیں۔ گو وہ محبت سے آپؐ کی پرورش کرتی تھیں۔ اور آپؐ کو عزیز رکھتی تھیں۔ مگر جو خوشی بچے کو اپنے گھر میں ہوسکتی ہے۔ وہ دوسری جگہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جو تعلق بچے کو اپنے ماں باپ سے ہوتا ہے اور جو ناز وہ ان پر کرتا ہے خواہ دوسرا کتنی بھی محبت کرے۔ بچہ اس سے نہیں کرسکتا۔ بے شک یہ بات بجا ہے کہ آنحضرت صلعم

اپنے وقار کی وجہ سے

خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ مگر یہ بات بھی تو ہے کہ آپ اس بات کو بھی طبعاً محسوس کرتے تھے کہ ان کا رشتہ وہ رشتہ نہیں جو ماں باپ کا ہوتا ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کو بھی خدا تعالیٰ نے با مشقت بنانے کے لئے اس قسم کے سامان پیدا کردیئے۔ جن میں سے آپ کو گذرنا پڑا۔

میں اپنی زندگی پر بھی غور کرتا ہوں۔ تو سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ جو اب غیر مبائع ہوگئے ہیں میرے لئے

رحمت کا موجب

بن گئے۔ اگر یہ لوگ میرے خلاف نہ اٹھتے اور ہمارے خاندان کو برا بھلا نہ کہتے۔ تو میری توجہ روحانی امور کی طرف اتنی چھوٹی عمر میں نہ پھرتی۔ تو ان کا وجود بھی میرے لئے روحانی ترقی کا سامان بن گیا۔

میں اپنی

جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ اور اس عید سے سبق سیکھے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ کو ہمیشہ عید حاصل ہو۔ اور آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی عیدیں ختم نہ ہوں۔ تو آپ اپنے بچوں کو قربان کریں۔ اور ان کو دنیا کی ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی عادت ڈالیں۔ تاکہ وہ دین اور

اسلام کے جھنڈے

کو بلند کرنے کے لئے کسی تکلیف اور مشقت سے خوف نہ کھائیں۔ اگر اس عید سے آپ لوگ یہ سبق سیکھ لیں۔ تو آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی عیدیں ختم نہ ہوں گی۔

مجھے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اس معاملہ میں

ہماری آئندہ نسل

میں بہت بڑی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ بعض افراد کے دل میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ بچوں کی بڑے ہو کر خود بخود اصلاح ہوجائے گی۔ ان کا بچہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ خیر بچہ ہے۔ بڑا ہو کر سمجھ جائے گا۔ یہ ایک ایسا ناقص اور پاجی خیال ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی غلط خیال نہیں ہوسکتا۔ اور پھر یہ خیال ان کے دل میں ایسی جڑ پکڑ گیا ہے کہ نکلنے میں نہیں آتا۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر بھی اپنی اولاد پیاری ہوسکتی ہے۔ آپؐ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اور یہ ایک طبعی امر ہے۔ کہ جب کسی کی اپنی اولاد نرینہ نہ ہو۔ تو اس کو اپنے نواسوں سے بہت محبت ہوتی ہے۔ پس ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس لئے طبعاً آپؐ کو اپنے نواسے بہت پیارے تھے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ وہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تھے جو آپؐ کو بہت پیاری تھیں۔ پھر اس لئے بھی کہ وہ حضرت علیؓ کے بچے تھے جو آپؐ کو بہت عزیز تھے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نے اپنے بچپن کے زمانہ میں جبکہ قریبی سے قریبی رشتہ داروں نے بھی آپؐ کا ساتھ دینے کی جرأت نہ کی، آپؐ کا ساتھ دیا تھا۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ حضرت علیؓ کے والد ابو طالبؓ نے آپؐ سے عمدہ سلوک کیا تھا۔

شروع شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جمع کیا۔ اور فرمایا۔ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے اور دنیا کی اصلاح کے لئے اس نے مجھے چنا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو اس بوجھ کو اٹھانے میں میرے ساتھ شامل ہو۔ اگرچہ کئی رشتہ دار آپ کو سچا یقین کرتے تھے۔ اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھوٹ نہیں بولتے

مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپ کا ساتھ دینے کی حامی بھر سکے۔ آپ کے کئی چچے تھے۔ جو آپ کو سچا اور راستباز یقین کرتے تھے۔ مگر ان مشکلات اور مخالفتوں کی وجہ سے جو آپ کا ساتھ دینے میں پیش آنے والی تھیں۔ خاموش رہے۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جن کی عمر اس وقت گیارہ برس کی تھی۔ وہ آگے بڑھے۔ اور انہوں نے کہا میں آپ کی مدد کروں گا۔ تو ایسے وقت میں ان کی جرأت اور دلیری خود اپنی ذات میں ایسی چیز تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ان کی محبت کے جذبات پیدا کرتی اور انہیں عزیز بناتی تھی۔

علاوہ اس کے ابو طالب کے لڑکے تھے۔ اور ابو طالب وہ تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح خدمت کی۔ اور آپ کو آرام پہنچانے میں ہر طرح کی کوشش اور سعی کی۔ یہ اور بات ہے کہ خواہ کوئی کتنی ہی محبت کرے۔ اور آرام پہنچانے کی کوشش کرے۔ بچہ وہ آرام اور لذت حاصل نہیں کر سکتا۔ جو

ماں باپ کی محبت اور سلوک

سے حاصل کرتا ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ ابو طالب نے اتنے لمبے عرصے تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ کہ کوئی بڑا ہی وفادار دوست اتنے لمبے عرصہ تک تکلیفوں میں ساتھ دے سکتا ہے۔ اگرچہ وہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ مگر کفار کے بائیکاٹ کے تین سال بھوکوں اور فاقوں میں کاٹنے انہوں نے منظور کئے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ایک دفعہ قوم کے لوگوں نے ان سے آ کر کہا کہ ہم تم کو بہتر سے بہتر نوجوان دیتے ہیں۔ اس کو تم پال لو۔ مگر اپنے اس بھتیجے کا ساتھ چھوڑ دو۔ جس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ او نادانو! کیا تمہاری یہ مرضی ہے کہ اپنے بچے کو تو میں دشمنوں کے آگے ڈال دوں اور تمہارے بچے لے کر پالوں۔ پس یہ وجہ تھی کہ حضرت علیؓ ابو طالب جیسے محسن چچا کے بیٹے تھے۔ آپ کو وہ بہت عزیز تھے۔ تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو محض اس لئے ہی اپنے نواسوں سے محبت نہ تھی کہ وہ آپ کے نواسے تھے بلکہ اس لئے بھی آپ کو ان سے محبت زیادہ تھی کہ وہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بیٹے تھے۔ مگر باوجود اس محبت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال نہ فرمایا کہ انہیں بچپن میں آداب سکھانے کی ضرورت نہیں۔ یہ جب بڑے ہوں گے۔ تو ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ بلکہ بچپن میں ہی اس بات کا خیال رکھا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کے پاس

صدقے کی کچھ کھجوریں

آئیں۔ ان میں سے ایک کھجور امام حسینؓ نے اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپ نے یہ دیکھ کر خاموشی اختیار نہ کی۔ اور صرف اتنا ہی نہ کیا کہ کھجور ان کے منہ سے نکلوا دی۔ بلکہ ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی نکال دیئے۔ میں سمجھتا آج اگر کوئی شخص ایسا معاملہ اپنے بچے سے کرے۔ تو کئی لوگ ہوں گے۔ جو کہہ دیں گے۔ جی بچہ تھا۔ ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو کیا حرج ہو گیا۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے ذرے نکالے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام حسینؓ روتے اور ضد کرتے ہوں گے۔ مگر آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے ذرات تک نکال ڈالے۔ اور یہ تھپیڑ مارنے سے کم نہیں ہے۔ پھر ان کی

اسی عمر کا واقعہ

معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آگے سے کھانا نہیں کھا رہے تھے۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ اپنے آگے سے لو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ کُل بِیَمِینِکَ وَ مِمَّا یَلِیکَ یہ اڑھائی برس کی عمر کی تربیت کا واقعہ ہے جس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ کس عمر سے

بچے کی تربیت کا زمانہ

شروع ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اڑھائی برس کی عمر میں اپنے نواسے کی تربیت کی ہے۔ اور اس کی حرکات کی نگرانی کی ہے۔ تو کیا ہمارے زمانے کے بچے ہی یہ کہ ان کی نگرانی نہ کی جائے اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا جائے۔ کہ بچہ ہے۔ ناسمجھ ہے۔ بڑا ہو کر سمجھ جائے گا۔ اگر یہ عمر سمجھنے کی نہ ہوتی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے نواسے کے متعلق ایسا ہی کہہ دیتے۔ مگر آپ نے اس کو ٹوکا اور اس کی حرکت کو نظر انداز نہیں کیا۔ پس جب تک بچپن میں تربیت کامل نہ ہو۔ آئندہ نسل

اخلاق فاضلہ

نہیں سیکھ سکتی۔ اور نہ وہ دین اسلام اور احمدیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو بچپن میں ہی خدا کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۂ وقت کے متعلق کچھ کچھ واقفیت کرانی چاہیئے سلسلہ کے نظام کا مختصر سا نقشہ ان کے ذہنوں میں قائم کرنا چاہیئے۔ یہ مت سمجھو کہ بچے سمجھتے نہیں۔ وہ بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم دریا پر گئے ایک مہمان عورت کی لڑکی میرے پاس آئی۔ اس کی باتیں بہت پیاری معلوم دیتی تھیں۔ اور بعض دفعہ بہت سنجیدگی سے وہ باتیں کرتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تم کس کی بندی ہو۔ کہنے لگی خدا کی بندی ہوں پھر میں نے پوچھا۔ مرید کس کی ہو۔ جواب دیا خدا کی۔ میری لڑکی امۃ العزیز یہ سن کر ہنس پڑی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ بتاؤ تم کس کی مرید ہو۔ تو اس نے بڑے زور سے کہا۔ میں ابا جان کی۔ چونکہ اس کے کان میں یہ بات پڑتی رہی ہے۔ اس لئے وہ لڑکی سے یہ سنکر کہ میں خدا کی مرید ہوں سمجھ گئی کہ اس نے غلط کہا ہے۔ تو یہ بات صحیح نہیں۔ کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ جس قسم کی بات

بچے کے کان میں

ڈالی جاتی ہے۔ وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ سکتا اور سیکھ سکتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں دین کی اور سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں۔ تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے صرف اس خیال سے کہ تم نیک ہو۔ اور وہ بھی نیک ہو جائیں گے۔ تو اس طرح تم

فرض سے سبکدوش

نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ تم اپنے اہل کے ذمہ دار ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا۔ کُلُّکُم رَاعٍ وَکُلُّکُم مَسئُولٌ عَن رَعِیَّتِہٖ۔ کہ ہر ایک تم میں سے راعی اور بادشاہ ہے۔ اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ بچپن میں تربیت صحیح کے بغیر بڑے ہو کر ان کی اصلاح کی امید رکھنا سخت غلطی ہے۔ دین کی درستی اور اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظاہری اخلاق درست ہوں۔ اگر بچپن میں ان کے دل میں

مقامات مقدسہ

کا احترام نہیں۔ اور وہ ایسے مقامات پر شور اور شرکرتے ہیں۔ اور ماں باپ ان کو ایسی حرکت سے نہیں روکتے۔ تو وہ اس بات کے لئے ان کو تیار کر رہے ہیں کہ بڑے ہو کر دینی امور میں وہ تمسخر اور استہزاء سے کام لیں۔ اور ان کے دلوں میں شعائر اللہ کی کچھ عزت و وقعت نہ رہے۔ اس لئے میں آپ کو اس قسم کی تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تا کہ دشمن بھی یہ سمجھے کہ یہ قوم ایسے اعلےٰ اخلاق کو پہنچ گئی ہے۔ کہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی۔ غرض یہ عید ہمیں یہ سبق سکھلاتی ہے کہ اگر ہم اپنی اولاد کو

صحیح معنوں میں قربان کریں

تو ہماری اولاد اتنی بڑھے گی جتنے آسمان کے ستارے۔ پس اگر کوئی سچی محبت خدا اور رسول سے رکھتا ہے۔ اور اگر اس کو اسلام اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو انسانیت سے بھی کچھ اُنس ہے تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ جہاں آپ اپنے نفسوں کو لالچ، طمع، حرص، چوری اور جھوٹ جیسی بداخلاقیوں سے بچاؤ۔ وہاں بچوں کو بھی ان کا عادی نہ ہونے دو۔ اور ان کی پوری پوری نگرانی کرو۔ دین کی اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو۔ ان سے بے جا محبت کر کے اعلیٰ اخلاق کے سیکھنے سے ان کو محروم نہ رکھو۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ بلکہ دنیا میں ایک بہت بڑی قوم اور نسل بنیں۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جو فرمایا کہ خدا کی بادشاہت میں بچے داخل ہو سکتے ہیں۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ کوئی قوم آئندہ زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ اپنی اولاد کی بچپن میں تربیت کی فکر نہیں کرتی پس بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق

اخلاق کی درستی

اور اصلاح کرو۔ تا تم کو اصلی عید نصیب ہو۔ ورنہ اچھے اچھے کپڑے بچوں کو پہنا دینا کوئی خوشی کی بات نہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو احسن طریق سے پورا کریں۔ (الفضل ۱۲ر جولائی ۱۹۲۵ء)

درخواست دعا۔ خاکسار ۲۲ر اپریل سے پری یونیورسٹی (Pre. University) کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب و درویشانِ قادیان و بزرگان سے عاجزانہ التماس ہے کہ خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ خاکسار شیخ

جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ!

مرتبہ مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل رکن وفد تبلیغی دورہ

(۲)

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے دن شام کو چھ بجے ہمارا وفد مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی قیادت میں ظہیر آباد کے لئے روانہ ہوا۔ وفد کے علاوہ جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے ۲۵ کے قریب خدام بھی دو جیپ کاروں اور ایک بہت بڑی van کے ذریعہ ظہیر آباد کے جلسوں میں شرکت کے لئے پہنچ گئے تھے۔

یہاں کی جماعت اگرچہ بہت ہی چھوٹی ہے تاہم اپنی استطاعت اور وسعت سے بہت بڑھ کر جلسہ کے پورے انتظامات نہایت ہی شاندار رنگ میں اور تسلی بخش طور پر کئے گئے تھے پورے قصبہ میں بڑے اور چھوٹے اشتہاروں کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ نیز جلسہ گاہ کو بھی بہت ہی خوبصورت رنگ میں جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

ہمارا وفد رات کے ٹھیک ۹ بجے ظہیر آباد پہنچا۔ اور نصف گھنٹہ کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ اس کی صدارت مکرم الحاج محمد معین الدین صاحب نے فرمائی مکرم محمد صادق صاحب کی تلاوت اور عزیزہ احمد عبد الحکیم صاحب کی نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب کی

"سیرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم"

کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کی زندگی کا ہر پہلو بنی نوع انسان کے لئے تا قیامت اسوۂ حسنہ کا پہلو لئے ہوئے ہے

دوسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کی صفات کو کامل رنگ میں دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی چار صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت یوم الدین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان تمام صفات جلیلہ کے مظہر ہیں۔ فاضل مقرر نے خاص طور پر نبی کریم خاتم کی پیروی کے ذریعہ نبوت کے اجراء ... کو صفت رحیمیت کے ماتحت ... کو مصداق قرار دیا۔

تیسری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے فرمائی۔ جس میں آنحضرت صلعم کی نبوت کے کمالات پیش کرتے ہوئے مختلف واقعات کی روشنی میں اس شعر کی تشریح فرمائی کہ ؎

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آنحضرت صلعم نے اپنے اخلاق کریمانہ کے ذریعہ تمام دنیا کو زیر کر لیا۔ آپ پر کئے گئے مظالم کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد آپ کے اس عفو عظیم کا ذکر کیا جبکہ آپ نے فتح مکہ کے وقت لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء فرما کر ان تمام ظالموں کا بدلہ عفو کے ذریعہ کیا تھا۔

مولانا صاحب کی اس دلنشین تقریر کے بعد صاحب صدر نے اس بات کا اعلان کیا کہ ہمارا یہ تبلیغی وفد کل کا دن بھی یہاں قیام پذیر ہوگا۔ متلاشیان حق کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مختلف قسم کے غلط خیالات رکھے ہوئے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

صدارتی تقریر اور دعا کے بعد یہ جلسہ ٹھیک ½ ۱۱ بجے اختتام پذیر ہوا۔ یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ یہاں کی جماعت اسلامی کی تنظیم کی طرف سے بازار میں مختلف گروہوں کو جلسہ گاہ میں آنے والوں کو روکنے کے لئے متعین کیا گیا تھا۔ اور ہماری تقریروں کو سننے سے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی تھی۔ پھر بھی جلسہ گاہ میں غیر احمدی احباب کی خاصی حاضری تھی۔

وفد کے قیام کے لئے مقامی ڈاک بنگلہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ دوسرے دن ہماری قیام گاہ پر پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد تبادلہ خیالات کے لئے آیا۔ ان کے تمام سوالات کا نہایت ہی تسلی بخش جواب دیا گیا۔ یہ گفتگو قریباً ½ ۱ گھنٹہ تک رہی۔ آخر میں وہ کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہمارے مولوی صاحبان نے یہاں پر بہت زیادہ زہر اگلا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم بھی بہت غلط فہمی میں مبتلا تھے۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے جماعت احمدیہ کو ٹھیٹھ اسلامی جماعت پایا ہے۔ اور ہم اپنی طرف سے کوشش کریں گے کہ ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکے۔

اسی روز شام کے وقت تمام احباب جماعت کو ڈاک بنگلہ میں جمع کیا گیا۔ اور تربیتی امور کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اُس وقت جماعت کے عہدیداران کا نئے سال کے لئے انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

دوسرا جلسہ پروگرام کے مطابق دوسرا جلسہ ٹھیک ساڑھے سات بجے شب زیر صدارت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب شروع ہوا۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد صادق صاحب کی نظم کے بعد مکرم میر احمد صادق صاحب نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پر تقریر کی۔ آپ نے والضحٰی واللیل اذا سجٰی ما ودعک ربک وما قلٰی کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ ہر طرف روحانی تاریکی کا دور دورہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کی اُمت کو بے سہارا نہیں چھوڑا۔ بلکہ اسی امت محمدیہ میں سے ایک ایسے شخص کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا جو کہ آپ کے جان نثاروں میں سے تھے۔ اس کے بعد اس تاریک زمانہ کو روحانی روشنی سے منور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جارہی کوششوں کا تفصیلی رنگ میں ذکر کیا۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر بعنوان اجرائے نبوت ہوئی۔ خاکسار نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے بعض اقتباسات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے متعلق پھیلائی جارہی غلط باتوں کا ازالہ کرتے ہوئے ہمارے عقائد تفصیلی رنگ پیش کئے۔ اس کے بعد اجرائے نبوت کے تعلق سے قرآن کریم اور اقوال نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ثابت کیا کہ آپ کے بعد غیر تشریعی نبوت جاری ہوسکتی ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر عنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم کے ذریعہ معیار صداقت پر بحث کرتے ہوئے بتایا کہ جھوٹے مدعیوں کو تباہ کرنے اور ان کے سلسلوں کو نیست و نابود کرنے کا ذمہ خدا تعالےٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب واقعی مامور من اللہ نہ ہوتے بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا۔ تو آپ کی جماعت کو یہ عظیم الشان ترقیاں حاصل نہیں ہوتیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کی موجودہ حالت، ایک مصلح اعظم کی آمد کی ضرورت۔ بعثت مسیح موعود۔ آپ کے کارنامے اور ان میں عظیم الشان کامیابیاں دشمنوں اور مخالفوں کی ناکامی و لپسپائی وغیرہ امور پر تفصیلی رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو ثابت فرمایا۔

اس تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ایک پُرسوز اور لمبی دعا کے ساتھ یہ جلسہ ٹھیک ۱ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

بعد فراغت طعام تمام مبلغین اور احباب جماعت ۱۲ بجے شب جیپ کاروں کے ذریعہ حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے اور ½ ۱ گھنٹے کی مسافت طے کرتے ہوئے حیدر آباد پہنچے۔

ظہیر آباد میں اراکین وفد اور تمام احباب جماعت کے طعام کا انتظام مکرم شیخ علی صاحب اور مکرم محمد رفیع الدین صاحب کے مکانوں میں ہوا۔ نیز جماعت کے دیگر افراد بھی اچھے رنگ میں اقلد ہر ممکن تعاون کرتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

درخواستہائے دعا

۱۔ جماعت احمدیہ کرڈاپلی تحریہ اڑلیسہ کے مخلص نوجوان شیخ محمد ہاشم صاحب بی۔اے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے اُنکی شاندار کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

۲۔ کچھ عرصہ سے خاکسار کے مالی حالات مخدوش رہنے کی وجہ سے پریشانی لاحق ہے سلسلہ کے مخلص بزرگوں اور دوستوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے دور کرے۔ آمین۔

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم میاں سید احتشام الدین احمد صاحب جن کو بواسیر کی کئی دنوں سے شکایت ہے اور آئے دن وہ جمشید پور میں مختلف بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں ان کی روحانی اور جسمانی شفایابی کے لئے دعاؤں کی احباب کرام سے درخواست ہے

عاجز سید صمصام الدین احمد آف سونگڑہ اڑیسہ

۴۔ اس سال میری پوتی عزیزہ فہمیدہ بیگم بی۔اے کا امتحان دے رہی ہے اور ایک پوتی عزیزہ فاطمہ بشریٰ اور ایک بھتیجی عزیزہ ساجدہ بیگم اور میری بچی اخوانہ یہ تینوں لڑکیاں میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے ان بچیوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسارہ اختر بیگم سیکرٹری لجنہ بنگلور

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مُبارک تقریب پر

مختلف مقامات میں کامیاب جلسے!

جمشید پور

جمشید پور ۲۳؍مارچ بہ مکان سید ہمام الدین صاحب جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب امور عامہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف براہین احمدیہ پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ریویو کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ ایسی نادر کتاب ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو باوجود سلسلہ کے سخت معاند ہونے کے بھی اس کے متعلق نہایت ہی تعریفی کلمات کا اظہار کرنا پڑا۔ پھر آپ نے حضرت اقدس کی پیشگوئی دربارہ طاعون کی وضاحت فرمائی کہ وہ کس شان سے پوری ہوئی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ جوق در جوق حضرت کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ پھر مکرم موصوف نے آپؑ کی آمد کی علامت کے طور پر رمضان شریف میں مقررہ تاریخوں پر چندر گرہن اور سورج گرہن کو پیش کیا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی عبد الحی صاحب کی ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ عام مسلمان میلاد النبی مناتے ہیں اور ہم بھی جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرتے ہیں۔ اور ایک دن یوم مسیح موعودؑ کے ذریعہ اس قسم کے جلسے کی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ عظیم الشان روحانی شخصیت کی سوانح پر مختلف رنگ میں روشنی ڈالی جائے تاکہ ہم اس کو اپنا دیں اور اس پر عمل کریں۔ کیونکہ خدا کا مامور اپنے ساتھ اعلیٰ نمونہ لاتا ہے۔ اس پر چلنا ماننے والوں کا اولین فرض ہے ورنہ صرف پیشوا کو مان لینا اور اس کی تعظیم کو اپنا لائحہ عمل بنانا کوئی فائدہ نہیں رکھتا۔

اس کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب مال نے تقریر کی جس میں حضور کے ایک الہام

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

کی وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ حضور کی یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی کہ باوجود لوگوں کی سخت مخالفت کے پھر بھی سعید روحوں پر سلسلہ کی صداقت کس طرح واضح ہوتی جاتی ہے۔ اور ہر فرقہ اور مذہب کے لوگ نکل نکل کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ اب اس سلسلہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور اب ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر اب سورج غروب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک مخلص جماعت عطا کی۔ جس کی نظیر کسی اور فرقہ میں ہرگز نہیں مل سکتی۔

آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔ ابتداء میں خاکسار نے قرآن پاک سے اسباب کی وضاحت کی کہ انبیاء کی بعثت کے اسباب کیا ہوتے ہیں۔ بعثت سے قبل دنیا اور اقوام دنیا کی کیا حالت ہوتی ہے۔ دنیا کس طرح ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ اس کے ثبوت میں میں نے غیر احمدی علماء کے دو بیانات پڑھ کر سنائے کہ وہ لوگ کس طرح دُنیا کے پرفسق اور علماء کے سترا اور قرآن کی محبت دل سے محو ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ پھر بتایا کہ قرآن انبیاء علیہم السلام کے صادق اور کاذب ہونے کے چند معیار بیان فرماتا ہے۔ ان کسوٹی پر اُس کو جانچ کر دیکھ لیا جائے کہ آیا وہ صادق ہیں یا کاذب۔ اگر قرآن صادق اور کاذب میں امتیاز نہ فرماتا تو امان اُٹھ جاتا اور پھر صادق اور کاذب میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دنیوی حکومت میں اگر کوئی انسان جو حکومت کو دھوکہ دے کر غلط طور پر کوئی داروغہ بن جائے جب حکومت کو اس کا پتہ چلے تو کیسی سخت سزا ہوتی ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ مفتری کامیاب نہیں ہوتا اور کاذب پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ قرآن پاک سے اس کی متعدد آیات پیش کر کے بتایا کہ حضرت اقدس نے اپنے لئے بددعا کی اور باوجود تمام اقوام کی متعدد کوشش کے کہ اس سلسلہ اور اس کے مقدس بانی کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ مگر دشمن ہمیشہ خائب و خاسر رہے اور حضور دنیا کے کناروں تک شہرت پا کر کامیاب و کامران ہوئے اور تاقیامت ترقی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

اس کے بعد میں نے بتایا کہ قرآن فرماتا ہے کہ جو شخص جھوٹے الہام کا دعویٰ کرے خدا نے اس کی سخت سزا مقرر فرما رکھی ہے جیسا کہ آیت کریمہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل اس کو ظاہر کرتی ہے کہ مفتری علی اللہ کو کبھی مہلت نہیں ملتی اس کے باوجود حضرت اقدسؑ اپنے دعوے الہام کے بعد نہ صرف یہ کہ ایک لمبی مدت تک زندہ رہے بلکہ خدا تعالیٰ نے حضورؑ کو خدمت دین میں نمایاں رنگ میں توفیق دی اور آپ اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران رہے۔ یہ آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ آخر میں خاکسار نے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کا معیار بھی پیش کر کے سامعین پر واضح کیا کہ انبیاء کی زندگی کے دو دور ہوتے ہیں۔ ایک سن شعور سے دعوے ماموریت تک اور دوسرا دعوے ماموریت سے وصال تک کا زمانہ۔ آپ کی زندگی کے یہ دونوں زمانے نہایت پاکبازی اور مثالی گذرے کسی بڑے سے بڑے معاند کو آج تک ہمت نہیں ہوئی کہ آپ کی پاکیزہ زندگی پر انگلی اُٹھا سکتا۔ اس طرح پر یہ آخری تقریر ختم ہوئی جس کے بعد دعا ہوئی اور یہ جلسہ ۸ بجے سے شروع ہو کر ۱۰ بجے شام کو ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار

محمد سلیمان امیر جماعت جمشید پور

سونگھڑہ

مرکزی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی طرف سے مورخہ ۲۲؍مارچ بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ میں زیر صدارت حضرت مولوی سید محمد احمد صاحب سابق مبلغ انچارج صوبہ اُڑیسہ جلسہ منعقد ہوا۔

عزیزم سید عبد اللہ اسلم صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور عزیزم سید رشید احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد عزیزم عبد اللہ صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہٗ پہلے نمبر پر مکرم مولوی سید بدر الدین صاحب مبلغ وقف جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سابقہ انبیاء علیہم السلام اور بزرگانِ دین کی پیشگوئیوں کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی جس میں موصوف نے قرآن پاک، احادیث اور بزرگان سلف کی پیشگوئیاں بیان کر کے یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر مبعوث نہ ہوتے تو یہ تمام پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوتیں۔ آپ کی یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ دوسرے نمبر پر ہمارے علاقہ کے مبلغ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر کی۔ یہ تقریر بھی ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس میں مبلغ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور دورانِ تقریر میں ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔ ساری تقریر کو خاصی دلچسپی سے سنا گیا۔

آخر میں صدر جلسہ حضرت مولوی سید محمد احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی آپ کی تقریر بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز تھی۔ تقریر کے آخر میں محترم صدر صاحب نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ دینی تعلیم حاصل کریں تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے مشن کو کامیاب کریں۔ محترم صدر صاحب کی تقریر کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ بعدہٗ جلسہ برخواست ہوا۔ جماعت کے خدام اور اطفال اور ممبرات لجنہ کے علاوہ کئی غیر احمدی معززین بھی جلسہ کی کارروائی اور تقاریر کو سنتے رہے۔

خاکسار

سید ریاض الدین احمد چوہدری

قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرا بھتیجا عزیز سید غلام احمد ابن سید عبد القدیر کٹک امسال بی۔ ایس سی فائنل کا امتحان دینے والا ہے امتحان ۲۹؍مارچ سے شروع ہوگا۔ نیز میرا دوسرا بھتیجا عزیزم مفضل احمد ابن سید عبد الباری صاحب آف سینیر کیمبرج کنگ لارڈ (سملتا) کے آخری امتحان میں شریک ہونے والا ہے۔ ان دونوں بچوں کی نمایاں اور شاندار کامیابی کے لئے جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود اور بزرگانِ سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار سید کریم بخش از کلکتہ

۲۔ خاکسار اس سال ہائر سکنڈری کا فائنل امتحان دے رہا ہے صحابہ کرام درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید انیس احمد احمدی از جمشید پور

۳۔ خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے پرچے کچھ نہیں ہوئے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی دے۔

خاکسار محمد منور خاں ابن راجہ محمد مظفر خاں کشمیر

۴۔ اس سال غلام احمد ربانی بی ایس سی فائنل۔ فضل عمر ایل بی فائنل۔ برہان الدین احمد شاہ تادری ایم۔ ایس۔ سی فائنل اور خاکسار پ

ترجمہ ایڈریس ہز ہولی نس پوپ پال ششم

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہم امید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس نظریہ سے مکمل اتفاق کرینگے کہ تمام مذاہب کا نقطہ مرکزیہ اور حقیقی مقصود و محور اللہ تعالےٰ کا وجود ہے اور کسی مذہب کا ماننے والا بھی مذہب کے اس بنیادی نظریہ سے اختلاف نہیں کرسکتا۔

اگر مذہب میں انسانی فلاح مضمر ہے تو اس فلاح کا منبع و مصدر خدا تعالےٰ کی ذات ہی ہونی چاہیئے۔ جو ایک زندہ حقیقت ہے۔ پھر اگر کوئی مذہب بنی نوع انسان کو ترقیات عطا نہیں کرتا۔ اور اس کے لئے کسی ابدی فلاح کو پیش نہیں کرتا۔ تو اس کا بنی نوع انسان کی راہنمائی کا دعویٰ عبث ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اولین مقصد میں ہی کامیاب نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگر خدا ایک زندہ خدا ہے تو اس کو اپنا منارۂ نور (LIGHT HOUSE) ان طالبانِ حق کے لئے ہمیشہ منور اور روشن رکھنا چاہیئے۔ جو اس کی روشنی میں راہ حق کے متلاشی ہیں۔ بہ الفاظ دیگر ہمارا ایمان تب ہی کامل ہوسکتا ہے جبکہ اس کی زندگی کے ثبوت میں تازہ بتازہ نشان مشاہدہ میں آئیں۔ اس کو اپنے ان منتخب بندوں سے وقتاً فوقتاً کلام کرنا چاہیئے جو اس کی راہ میں کوشاں ہیں۔ اور اس کے نام کو بلند کررہے ہیں۔ اگر وہ مکالمہ اور مخاطبہ سے اپنی موجودگی کا ثبوت نہیں دیتا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بنی نوع انسان بجائے ہدایت کے راستہ پر گامزن ہونے کے تاریکی میں بھٹکتے رہ جائیں گے۔

اگر ہم ایک ایسی عمارت یا مینار کو دیکھیں جس میں کوئی دروازہ یا کھڑکی نہ ہو۔ تو لامحالہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ اس میں کوئی زندہ انسان نہیں بستا۔ اور پھر جب بار بار آوازیں اور دستک دیتے ہوئے ہم کسی شخص کو طلب کرتے ہیں۔ اور ہماری یہ کوشش سعی لاحاصل ثابت ہوتی ہے تو ہمیں اس امر کا یقین ہوجاتا ہے کہ اس مینار میں کوئی موجود نہیں یا اب بقید حیات نہیں۔ اور یہ جگہ ویران ہے۔ خدا تعالےٰ صدیوں تک خاموش نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی ممکنات میں سے نہیں کہ وہ ماضی میں تو موجود تھا لیکن اس دور میں موجود نہیں۔ زندہ خدا دنیا کے لئے ہمیشہ زندہ ہے اور اس کی ہستی ہر قسم کے نقائص اور زمان و مکان کی قیود سے بالاتر ہے۔ اس کی صفات جاودانی اور اس کی قدرتیں دائمی ہیں۔ وہ اپنے پرستاروں کی تضرعات کو سنتا ہے اور ان سے ہر زمانہ میں کلام کرتا ہے۔ انبیاء اسی غرض کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ تاکہ وہ دنیا میں روحانیت کو جاری کریں۔ بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا کے آستانہ پر جمع کریں۔ اور خالق و مخلوق کا روحانی رشتہ قائم کریں یہی وہ انعام ہے۔ جس کا وعدہ اسلام اپنے پیروؤں سے کرتا ہے اور یہی وہ انعام ہے جس کا وعدہ یسوع مسیح نے اپنے سچے پیروؤں سے کیا تھا۔ وہ خدا جسے اسلام پیش کرتا ہے زندہ خدا ہے اور یہی وہ خدا ہے جو عہد ماضی میں انبیاء سے کلام کرتا رہا اور اب اپنے منتخب بندوں سے کلام کرتا ہے۔ جو اس کی آواز کو سنتے ہیں اور الہامات و مکاشفات کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ان حالات میں ہر عقلمند شخص یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ موجودہ زمانہ کا کلیسا حضرت مسیح علیہ السلام کی صحیح نمائندگی نہیں کررہا اور میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ اگر مسیح اس دنیا میں ہوتے تو وہ ہرگز یہ باور نہ کرتے کہ اس دور کے عیسائی ان کے حقیقی پیرو ہیں۔ کیونکہ وہ ان عقائد و اعمال سے منحرف اور برگشتہ ہوچکے ہیں جن کی تعلیم الہٰی ابتدا میں دی گئی تھی۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل اسلام نے اسی انحراف و برگشتگی کو قرآن کریم کے ذریعہ دنیا پر منکشف کیا اور بتایا کہ مسیح تو ایک انسان اور خدا کے نبی تھے۔ اور انہوں نے دنیا میں ایک انسان کی مانند ہی زندگی بسر کی اور وفات پائی۔ انہوں نے دنیا کو توحید کی تعلیم دی۔ اور یہ کبھی نہیں کہا کہ ان کی یا انکی بزرگ والدہ کی پرستش کی جائے۔ بلکہ انہوں نے یہ تعلیم دی کہ گناہوں کی بخشش توبہ و استغفار اور عبادات اور اعمال صالحہ ہی ممکن ہے۔

ہم برائے موازنہ یہ قبول کرنے کیلئے تیار ہیں کہ موجودہ دور کے مسلمانوں کی حالت عیسائیوں سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنا حقیقی پیرو قبول نہیں کرسکتے۔ لیکن یہ موازنہ تو اسی جگہ ختم ہوجاتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک امتیازی نکتہ سامنے آتا ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی اس بدحالی اور بے کسی کے دور میں اسلام میں ایک عجیب و غریب انقلاب رونما ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک شخص خدا تعالےٰ کی جانب سے اسلام کی اشاعت ثانیہ کے لئے مامور کیا گیا جس نے دنیا کو دکھایا کہ آج بھی خدا تعالےٰ اسلام کے پیروؤں میں سے ایسی ہستیاں منتخب کرتا ہے جن کے ساتھ وہ بذریعہ الہام ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ وجود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود تھا جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل ہو کر مبعوث ہو کر مسیحیوں کے غلط عقائد کی اصلاح فرمائی۔ اور مسلمانوں کو راہ حق بتلائی۔ آپ نے تمام بنی نوع انسان کو حق و صداقت کے راستہ پر چلنے کے لئے دعوت دی۔ آپ کی بعثت کی غرض و غایت تمام سابقہ انبیاء بشمول عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کی اغراض کی تکمیل و تجدید تھی حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام میں تحریک احمدیت کا قیام آج سے تقریباً ۷۵ سال قبل فرمایا تھا اور اس وقت آپکے روحانی جانشین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت میں تمام دنیا میں مختلف مقامات پر اسلامی مرکز قائم کرچکے ہیں اور دنیا کو وسیع پیمانہ پر اسلام سے روشناس کرایا جارہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو بتایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام امور سے نفرت کرتے تھے جو مسیحیوں نے ان کی ذات کیلئے غلط طور پر منسوب کئے ہیں۔ یعنے یہ تعلیم کہ وہ مافوق البشر یا کسی رنگ میں خدائی صفات کے مظہر تھے۔ یا یہ کہ انہوں نے عقیدۂ تثلیث، نجات فرزندیت یا صلیبی موت کی مروجہ تعلیم دی یہ تمام باتیں دراصل بعد میں انکی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

اسبات کا بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشفی طور پر حضرت مسیح ناصری سے ملاقات کی اور کشف میں آپکی تعلیم کے متعلق دریافت فرمایا۔ تو حضرت مسیح ناصری نے زمین کی طرف اشارہ کیا جس سے آپکا مفہوم یہ تھا کہ وہ دیگر انسانوں کی طرح ایک عاجز انسان تھے اور ان تمام غلط عقائد سے اپنے آپکو بری قرار دیتے تھے جو آپ کی وفات کے بعد آپکے ماننے والوں نے آپکی طرف منسوب کئے۔

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا آج کا کلیسا اس قابل ہے کہ وہ مذہب کے اس صحیح روحانی فیض کو جاری کرسکے۔ اور کیا کلیسا کا کوئی پیروکار آج اسبات کا دعویدار ہوسکتا ہے کہ وہ خدا کے زندہ الہام و کلام سے مشرف ہے۔

اگر کلیسا مذہب کے اس بنیادی انعام سے مستفیض نہیں کراتا۔ یا خالق و مخلوق کے رشتہ کی اس معیاری کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ جو کہ مذہب کی اصل غرض و غایت ہے تو انجام کار امیدوار نگاہیں کلیسا سے ہٹ کر کسی ایسی حقیقت کی متلاشی ہونگی۔ جو اس روحانی انعامات کی وارث ہیں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمکلام ہوا۔ اور آپکی برکت سے آپکے متبعین سے بھی ہمکلام ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام عیسائیوں کو بھی حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم کی طرف بلایا اور جو کہ بالآخر اسلام کی عالمگیر سچائی کی طرف ہی نشاندہی کرتی ہے۔ اسلام اپنے اندر تمام مذاہب کی سچائیاں رکھتا ہے اور تمام انبیاء کی تعلیمات کا حامل ہے۔

مختصر یہ کہ یہ وہ حقیقت ہے جس کے متعلق خود حضرت مسیح ناصری نے فرمایا تھا کہ ابھی وہ تمام حقیقتیں بیان نہیں کررہے بلکہ انکے بعد اپنے وقت پر جب انسانی شعور پختہ ہوگا تو مکمل احکامات کا اجرا ہوگا۔ وہ آواز جو آج جماعت احمدیہ کی جانب سے بلند ہورہی ہے اسپر تمام دہریا عقلمندی اور خداشناسی ہے۔ کیونکہ دراصل وہ خدائی آواز ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ تمام دنیا اس آواز کو قبول کرنے پر مجبور ہوجائیگی۔ ہر دن جو گذر رہا ہے وہ اس آواز کی طاقت اور صداقت اور اس کی وسعت میں اضافہ کرتا چلا جارہا ہے

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسبات کی توفیق عطا کرے کہ ہم مذہب کے صحیح مقصد کو محسوس کرسکیں اور تمام بنی نوع انسان اپنے خالق حقیقی سے دوبارہ قریب لائے جاسکیں۔ اور تشنہ روحیں الہامات کے آسمانی پانی سے مکمل طور پر سیراب ہوسکیں۔

اسلام مذہب کے اس حقیقی مقصد کو پانیکا دعویدار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہامات کے ذریعہ اس بات کا عملی ثبوت دیا ہے کہ ہمارا خدا اب بھی زندہ موجود ہے اور اب بھی اسی طرح اپنے برگزیدہ بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے جسطرح گذشتہ زمانوں میں اپنے بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ بائیبل میں بھی یہ مرقوم ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ آج دنیا میں مشکلات کے دور چل رہے اور مستقبل میں دنیا کیلئے جو آثار نمودار ہورہے ہیں ان سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ مخلوق اپنے خالق حقیقی کی طرف متوجہ ہو کر صرف اسی کے سامنے سربسجود ہو۔ خدا تعالیٰ کی بخشش کو اسکے فضلوں کو جذب کرنیکا ذریعہ یہی ہے کہ ہم سچے دل کیساتھ اسلام کے زندہ خدا کو اسکی تمام صفات میں ازلی و ابدی یقین کرتے ہوئے اسکی بخشش طلب کریں کیونکہ وہ رحیم و کریم خدا ہے اور ہر وہ شخص جو سچی توبہ اور پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ اسکے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے اسکی توبہ قبول کی جاتی ہے ـــــ یہ مختصر ایڈریس ختم کرنے سے پیشتر ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس امید اور یقین کیساتھ آپکی خدمت میں کچھ احمدیہ لٹریچر پیش کرتے ہیں کہ اگر آپ نے بخوشی اسکے مطالعہ کیلئے وقت نکالینگے۔ تو آپ یہ محسوس کرینگے کہ اسلام کا وہ سچا پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس زمانہ میں دنیا کو دیا گیا وہ موجودہ زمانہ کی تمام بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنیوالا ہے۔ کیونکہ وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی سطح پر مخاطب کرتا ہے اور توحید باری تعالیٰ۔

چندہ نشر و اشاعت

اشاعت اسلام کے کام میں ہر احمدی آسانی حصہ لے سکتا ہے

چندہ نشر و اشاعت اگرچہ طوعی ہے۔ مگر اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے اسے بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ قرآن مجید کی پیشگوئی

واذا الصحف نشرت

پوری ہو کر اشاعت اسلام کے کام کو فروغ ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض وغایت (یحیی الدین ویقیم الشریعت اور لیظہرہٗ علی الدین کلہ) کو آپ کے چندہ نشر و اشاعت کے ذریعہ سے پورا کیا جاتا ہے۔

قبل ازیں جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کو جلد از جلد چندہ نشر و اشاعت کی وصولی کر کے رقوم مرکز بھجوانے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ چونکہ موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اسلئے اخبار بدر کے ذریعہ عہدیداران جماعت کو چندہ نشر و اشاعت کی سو فیصدی وصولی کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس میں شرکت کرنے والوں پر اپنے خاص فضل و کرم نازل فرمائے اور ان کی جملہ ضروریات کا خود متکفل ہو۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر تعلیمی سال کی ابتداء میں "مولوی فاضل" کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کا داخلہ مدرسہ احمدیہ میں کرتی رہی ہے۔ لہٰذا اس سال بھی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے طلباء درکار ہیں۔ اس لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ داخلہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے مکمل اور خانہ پُری کے بعد ۲۵ اپریل ۱۹۶۵ء تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ و ضروری ہیں۔

۱۔ بچے کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی ضروری ہے
۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔
۳۔ نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے چار وظائف بھی مقرر ہیں جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب مقررہ تاریخ تک فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

عید الاضحی کے موقعہ پر قادیان میں قربانیاں

از محترم مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

بعض احباب حصول ثواب و برکت کیلئے قربانیوں کی قادیان میں رقوم بھجوا دیتے ہیں۔ اور یہاں ان کی طرف سے قربانیوں کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اس سے قربانیاں کروانے والوں کو دوہرا ثواب ہوتا ہے اور چونکہ قربانی کے گوشت سے قادیان کے درویش فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے ثواب بڑھ جاتا ہے

جو دوست اس طریق سے فائدہ اُٹھانا چاہیں وہ فی جانور پچاس روپیہ (۵۰/-) کے حساب سے اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

تبلیغ کیلئے دو مفید کتابیں

دعوۃ الامیر

مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۴۲۸۔ کاغذ و کتابت عمدہ۔ قیمت فی نسخہ ۲/- روپے ایک نسخہ منگوانے پر ڈاک خرچ ۷۵/- ۱ روپیہ۔

اس کتاب میں عقائد جماعت احمدیہ۔ دوسرے لوگوں سے اختلاف۔ وفات حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ نزول مسیح کی حقیقت اور اس کے مصداق کی تعیین۔ آیت خاتم النبیین کی تفسیر۔ مسئلہ جہاد۔ مسیح موعود کے زمانہ کی علامات۔ مسلمانوں کی خستہ حالی۔ مسیح موعود کی بعثت۔ آپ کے ذریعہ روحانی انقلاب۔ غلبہ اسلام۔ تجدید دین۔ آپ کے ماننے والوں کا تعلق باللہ اور اخلاقی مسائل پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب حضرت امام جماعت احمدیہ نے امیر امان اللہ خاں والئے افغانستان کو تبلیغ احمدیت کی خاطر تصنیف فرمائی تھی۔ جو عام مسلمانوں کو بھی مسائل سمجھانے کیلئے بہت مفید ہے۔

تبلیغ ہدایت

مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۳۶۸۔ کاغذ و کتابت عمدہ۔ نیا ایڈیشن معمولی تبدیلی کے ساتھ قیمت فی نسخہ ۲/- روپے ایک نسخہ منگوانے پر ڈاک خرچ ۲۵۔ ۱ روپیہ۔

اس کتاب میں سلسلہ رسالت۔ قرآن مجید کی لفظی و معنوی حفاظت۔ اسلام میں مجددین کا سلسلہ۔ اسلام کی موجودہ حالت۔ پیشگوئی نزول مسیح و ظہور مہدی۔ مسیح موعود کے زمانہ کی علامات۔ مسیح موعود کے ذریعہ غلبہ اسلام۔ عقیدہ ختم نبوت۔ موجودہ زمانہ کا جہاد۔ جماعت احمدیہ کی ہمہ گیر ترقی وغیرہ پر تفصیلی بحث عام فہم اور لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے۔

یہ دونوں بیش قیمت کتابیں غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے یہ کتابیں رعایتی قیمت پر دی جا رہی ہیں۔ ہر دو کتابوں کی قیمت ۵/- روپے اور ڈاک خرچ ۲/۵۰ روپیہ ہے ہر احمدی کو چاہیئے کہ ان کتابوں کا ایک یا زیادہ سیٹ منگوا کر علاقہ کی پبلک لائبریریوں میں رکھوائیں اسی طرح معمولی پڑھے لکھے دوست یا کاروباری مصروفیت والے اور تبلیغی جد وجہد کرنیوالے دوستوں کو چاہیئے کہ ان مفید کتابوں کو اپنے حلقہ احباب میں مطالعہ کے لئے دیں۔ اور اس طرح ہر احمدی ایک وقت میں بہت زیادہ افراد کو زیر تبلیغ رکھ سکتا ہے۔

ابتداء میں یہ مفید کتابیں جماعت کے مخلص مخیر احباب کو تحریک کر کے شائع کرائی گئی ہیں لیکن بڑے حجم کی کتابوں کو چھپوانے کے لئے بار بار تحریک کرنا ممکن نہیں ہوتا اسلئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ہر کتاب کی فروختگی سے جو آمد ہو۔ اسے امانت دفتر محاسب میں محفوظ رکھ کر آئندہ بھی یہ کتابیں شائع کروائی جاتی رہیں گی۔ اور اس طرح ابتداء میں کتب چھپوانے والے احباب کی یہ قربانی صدقہ جاریہ ہوگی جس کا اجر ان کو ہمیشہ ملتا رہیگا۔ اور یہ مفید کتابیں خرید کر تبلیغ کو وسعت دینے والے مجاہدین کو بھی ثواب حاصل ہوگا۔ ان کتب کے لئے آرڈر اور رقوم بنام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان آنی چاہئیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

عہدیداران مال و احباب جماعت احمدیہ بھارت کیلئے

ایک ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ہفتے باقی ہیں اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ کے جملہ چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری طور پہ متوجہ ہوں اور جماعتوں کے عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ تمام وصول شدہ چندوں کی رقم ۲۵ر اپریل سے قبل مرکز میں بھجوا دیں تاکہ آخر اپریل تک یعنی اس مالی سال میں رقوم داخل خزانہ ہوکر متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ر اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ ہوسکی تو وہ اگلے مالی سال میں محسوب ہوگی

لہٰذا اس ہفتہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات پورا نہیں ہوا۔ بلکہ بعض جماعتوں کے ذمہ تو سابقہ بقایا کی معقول رقوم بھی تا حال قابل وصول ہیں جس کی وجہ سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ منفی پوزیشن میں جا رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے بقایا کی وصولی پر پورا پورا زور دیا جائے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کچھ ارشادات احباب جماعت کی خاص توجہ کے لئے درج ذیل ہیں:-

"میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں ...... وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے"۔

نیز فرمایا کہ

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل اِن نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونیکے باوجود اخلاص کی کمی کیوجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں انکی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں"۔

پس جملہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران مال سے یہ درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے پیش نظر مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کی طرف خاص کوشش اور توجہ فرماکر ...... مرکز سے تعاون فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے چندہ عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے احمدی کے لئے کم از کم ایک روپیہ مقرر ہے۔

قیمت خرید کے اعتبار سے اُس وقت کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ زمانہ سے چار گنا زیادہ تھی۔ اس زمانہ میں احباب کی آمدنیاں بھی پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اگر جماعت کے تمام دوست اس کم از کم شرح کے مطابق بھی چندہ عید فنڈ کی ادائیگی کریں۔ تو اس مد میں معقول آمد ہو سکتی ہے۔

چندہ عید فنڈ در اصل عید کی خوشی میں بطور ایک صدقہ کے ہے اور اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عید کی خوشی میں دوست سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں اور اخراجات میں کفایت کرکے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں

چونکہ عید الاضحیٰ قریب آگئی ہے لہٰذا تمام احباب جماعت اور بالخصوص مقامی عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ وہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا باقاعدہ اہتمام کریں اور عید فنڈ کی وصولی شدہ کل رقم مرکز سلسلہ میں ارسال کرکے ممنون فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اس نیکی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

امتحان کتب سلسلہ

سابقہ دستور کے مطابق نظارت ہذا امسال بھی "امتحان کتب سلسلہ" منعقد کرنے کا عزم کر رہی ہے چنانچہ یہ امتحان نظارت ہذا کی مقرر کردہ تاریخ مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا شمولیت کرنے والے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اسماء معہ ولدیت متعلقہ صدر جماعت کے توسط سے ۱۵ر اپریل ۱۹۶۵ء تک نظارت ہذا کو ارسال فرما دیں تاکہ ان کے اسماء کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب کے رول نمبر اور پرچہ جات کی ترسیل آسانی کی جا سکے۔

مذکورہ بالا امتحان کے لئے اس مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصنیفات "ایک غلطی کا ازالہ" اور "چشمۂ مسیحی" کو بطور نصاب منتخب کیا گیا ہے۔ اول الذکر کتابچہ کو گذشتہ دنوں حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کر لیا تھا۔ لیکن جماعت کے پُر زور احتجاج اور پُر درد دعاؤں کے نتیجہ میں حکومت مغربی پاکستان نے اپنے اس فیصلہ پہ نظر ثانی کرتے ہوئے اس نا روا ضبطی کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ الحمد للہ۔

لہٰذا اس لحاظ سے بھی اس کتاب کا مطالعہ احباب کے لئے نہایت ضروری ہے بنابریں امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرماتے ہوئے اس کی روحانی برکات سے استفادہ فرمائیں گے۔

کتابچہ جات مذکورہ بالا احمدیہ بک ڈپو۔ قادیان سے علی الترتیب مبلغ ایک آنہ اور مبلغ چار آنہ فی کاپی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درخواست دعا۔ مکرم ڈاکٹر محمد عارف خاں صاحب مقیم بسنت پور (یو۔پی) ایک مخلص نوجوان ہیں۔ اور اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی ہیں۔ اُنہوں نے اطلاع دی ہے کہ باوجود مخالف حالات کے وہ تبلیغی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ جملہ درویشان و بزرگان سلسلہ ان کی مشکلات کی دوری کے لئے دعا فرماویں۔

نیز اُنہوں نے اپنے بیٹے کے امتحان میٹرک میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست کی ہے

خاکسار عبد المجیب عاجز ناظر بیت المال قادیان

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کسی دوست کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۵۱۰ - میں کے سی محمد بیوہ کے سی عبد القادر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۸۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کنانور ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:-

(۱) کانٹے طلائی وزنی ۳½ تولہ قیمت -/۳۵۰ روپے (۲) چوڑیاں طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ جو دو عدد ہیں قیمت -/۱۵۰ روپے (۳) کانٹے خورد طلائی وزنی ½ تولہ قیمت -/۵۰ روپیہ (۴) ہار طلائی وزنی پون تولہ قیمت -/۷۵ روپے (۵) حق مہر -/۲۰۰ روپے تھا جو اپنے شوہر سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ کے سی فاطمہ موصیہ

گواہ شد کے سی محمود صاحب ولد عبد القادر صاحب ساکن کنانور۔ گواہ شد ای عبد الرحیم صاحب ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیادوتن کنانور کیرالہ ۱۹/۱۰/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۱۲ - میں کے سی محمود ولد عبد القادر صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنانور ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان دو منزلہ جس میں نچلی منزل میں دو کمرے اوپر کی منزل میں دو کمرے ہیں۔ یہ مکان کے ایل وارڈ میں واقع ہے اور محلہ کنوتن چال کنانور سٹی میں واقع ہے (۲) ½ سینٹ باغ ناریل واقع کنانور محلہ چوا (۳) مکان دو منزلہ نیچے دو کمرے اوپر تین کمرے یہ مکان میرے پاس -/۱۰۰۰ روپیہ میں رہن ہے۔ اور مشترکہ باقبضہ ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد دو نمبر ۱ کی قیمت -/۱۳۰۰۰ روپے اور جائیداد نمبر ۲ کی قیمت -/۷۰۰۰ روپیہ (۴) میرے پاس نقد -/۳۰۰۰ روپیہ موجود ہے گویا کل جائیداد کی قیمت موجودہ -/۲۶۰۰۰ روپیہ چھبیس ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے اس جائیداد سے اور دوسرے تجارتی کاروبار سے مبلغ دو سو روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد کے سی محمود موصی ۱۸/۱۰/۶۴۔ گواہ شد ای عبد الرحیم ولد ای حمزہ صاحب ساکن کنانور۔ گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال ضلع بنگلور کیرالہ سال وارڈ کنانور۔

وصیت نمبر ۱۳۵۲۲ - میں ایم سی محمد ولد عثمان صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن کوڈیا نور ڈاکخانہ ناس ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) زمین زرعی جس کا رقبہ ۵۴ سینٹ ہے اور جس میں میرا رہائشی مکان بھی ہے اور زمین کے اندر ناریل کا باغ بھی ہے۔ یہ زمین مع مکان و باغ ناریل اس وقت -/۳۰۰۰ روپیہ کی ہے (۲) میرا تجارتی سرمایہ -/۱۰۰۰ روپیہ کا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) تجارتی کاروبار سے اس وقت مجھے -/۶۴ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد ایم سی محمد موصی ۲۵/۱۰/۶۴۔ گواہ شد ایم کے حسن کویا صاحب ولد حاجی کنجا موں صاحب ساکن کالیکٹ ۲۵/۱۰/۶۴۔ گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۵/۱۰/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۹۵ - میں شمس الدین ولد محمد عبد الرسول قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں تجارتی کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد شمس الدین موصی ۱۰/۱۱/۶۴۔ گواہ شد سیٹھ محمود احمد صاحب ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن چنتہ کنٹہ آندھرا۔ گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین صاحب ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن چنتہ کنٹہ آندھرا امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ۱۰/۱۱/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۹۶ - میں محمد فخر الدین ولد محمد بدر الدین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو تجارت کے کام سے مبلغ -/۶۰ روپیہ پیدا کرتا ہوں۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد فخر الدین موصی ۱۰/۱۱/۶۴۔ گواہ شد سیٹھ محمود احمد صاحب ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن چنتہ کنٹہ آندھرا۔ گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین صاحب ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن چنتہ کنٹہ آندھرا ۱۰/۱۱/۶۴۔ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

وصیت نمبر ۱۳۵۵۰ - میں خلیل احمد ولد عبد القادر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد میں صرف ایک دستی گھڑی قیمت اندازاً -/۱۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری آمد ماہوار بصورت ملازمت خانگی -/۲۵ روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائیداد اور بوقت وفات جائیداد پر حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد خلیل احمد موصی ۲/۱۱/۶۴۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد محمد عثمان صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ گواہ شد محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر۔

وصیت نمبر ۱۳۵۵۲ - میں نصرت اللہ غوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل

(۱) ایک گھڑی قیمت اندازاً -/۱۴۰ روپے اس کے علاوہ میری ماہوار آمد -/۷۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائیداد اور بوقت وفات جائیداد پر حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد نصرت اللہ غوری موصی ۳/۱۱/۶۴۔ گواہ شد بشیر الدین ولد قاری محمد عثمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر ۳/۱۱/۶۴۔ گواہ شد محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر

وصیت نمبر ۱۳۵۵۳ - میں محمد جعفر ولد میراں صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ وظیفہ یاب عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت وظیفہ مجھے -/۵۰ روپے ماہوار مل رہی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد جعفر موصی ۴/۱۱/۶۴۔ گواہ شد محمد بشیر الدین صاحب ولد عثمان صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ گواہ شد سیٹھ محمد الیاس صاحب ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر۔

درخواست دعا - میرے دونوں بچے میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی اچھے نمبروں پر کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر سید جلال الدین شاہ لمبہ

ضلع رائے بریلی۔ یو۔ پی

خبریں

نئی دہلی ۵ راپریل۔ آج لوک سبھا میں وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے اعلان کیا کہ شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے پاسپورٹوں میں حج کا اجازت نامہ ہی قائم رہ گیا ہے۔ باقی ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں دیئے گئے اجازت نامے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح ان کا پاسپورٹ حج تک کے لیے ہی کارآمد ہوگا۔ اب یہ پاسپورٹ حج کے لئے ضروری منظوری کا ہی حامل ہے اس میں دیگر ممالک کے دورہ کے متعلق جو منظوری دی گئی تھی وہ فی الفور منسوخ کی جا رہی ہے اور متعلقہ ممالک کی سرکاروں کو اس بارے میں مطلع کیا جا رہا ہے۔ آپ کے اس اعلان کا ممبران کی پُر جوش تائید سے کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ اب یہ پاسپورٹ ۳۰ راپریل تک کارآمد ہوگا۔ سردار سورن سنگھ نے بتایا کہ شیخ عبداللہ الجزائر شہر میں ۳۰ مارچ کو بھارت کے خارجہ سیکرٹری شری سی۔ ایس جھا سے ملا اور اس نے کہا کہ اس نے لندن اور قاہرہ میں جو بیانات دیئے وہ ویسے ہی تھے جیسے کہ وہ اس سے پہلے بھارت میں دیتا رہا ہے۔ شری جھا نے انہیں بتایا کہ جہاں انہوں نے لندن اور قاہرہ میں اپنے بیانات میں بھارت سرکار پر بڑی زبردست نکتہ چینی کی۔ اس نے پاکستان کے خلاف ایک بھی لفظ نہیں کہا۔ اس سے بھارت میں زبردست غم و غصہ پھیلا ہے

ایتھنز ۵ راپریل۔ آج یونان میں بھیانک زلزلہ آیا جس کے نتیجہ کے طور پر دو گاؤں تباہ ہو گئے۔ یونان میں ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ تیسرا زلزلہ آیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق آج کے زلزلہ میں ۵ اشخاص ہلاک اور بہت زخمی ہوئے۔ تاہم جانی نقصان کہیں زیادہ ہوا ہے۔ مزید اطلاعات کا انتظار ہے۔

نئی دہلی ۵ راپریل آج لوک سبھا میں وزیر

بنک کا افتتاح (بقیہ صفحہ ۲)

احمدیہ قادیان نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے یہاں نئی بلڈنگ میں آنے پر بنک کے عملہ کو مبارکباد پیش کی وہاں آپ نے ملنڈاری صاحب ابتدائی منیجر بنک کی کوششوں کو بھی سراہا۔ اور فرمایا کہ بنک کا نئی بلڈنگ میں آنا پنجاب نیشنل بنک کی ترقی کی علامت ہے۔ اور حاضرین کو تحریک کی کہ وہ اپنے روپے کی حفاظت کے لئے بنک میں جمع کروایا کریں۔

مکرم امیر صاحب کے بعد علی الترتیب شری پریتم سنگھ بھاٹیہ۔ شری ملنڈاری صاحب نے تن ریجکیں رار اور اس زمانہ میں بنک کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد شری مہوترا صاحب ڈسٹرکٹ منیجر نے حاضرین کو خطاب فرمایا اور بتایا کہ ۱۸۹۵ء میں جب پنجاب نیشنل بنک کی لاہور میں بنیاد رکھی گئی تھی تو اس وقت صرف بیس ہزار روپے اکٹھے ہوئے تھے۔ مگر آج اس بنک میں ۱۰۰ سو جو ہتر کروڑ روپے کا سرمایہ موجود ہے اور اس بنک کی شاخیں ہندوستان کے تمام علاقوں میں قائم کی جا چکی ہیں۔ آپ نے اس بات پر اطمینان اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ قادیان کی پبلک مقامی بنک کے کارکنوں سے خوش ہے۔ آخر پر آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ قادیان کے لوگ بنک سے مزید تعاون کرتے ہوئے ان کو پہلے سے زیادہ خدمت کا موقعہ دیں گے۔

آخر پر مقامی برانچ کے منیجر شری ناگر تھ صاحب نے تمام حاضرین اور ڈسٹرکٹ منیجر صاحب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا ہے۔ نیز انہوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بھی شکریہ ادا کیا جس نے بنک کے لئے حسب منشاء نئی عمارت تعمیر کروا کر ان کے لئے سہولت پیدا کی ہے۔

چنانچہ یہ تقریب سوا دس بجے صبح ختم ہوئی۔ بنک کی طرف سے اس موقعہ پر حاضرین کی سوڈا واٹر سے تواضع کی گئی۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

امید ہے کہ اس نئی بلڈنگ میں جہاں پبلک کو آمد و رفت میں سہولت ہوگی وہاں بنک کا کام بھی ترقی کرے گا

محلہ احمدیہ قادیان میں ٹیلیفون

جملہ احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ محلہ احمدیہ قادیان میں مندرجہ ذیل ناموں پر دو ٹیلیفون لگائے گئے ہیں۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ٹیلیفون نمبر ۳۶۔

(۲) ناظر امور عامہ ———— ٹیلیفون نمبر ۳۵۔

احباب ٹیلیفون کے یہ نمبر نوٹ فرمالیں اور حسب ضرورت ان دونوں نمبروں پر دن یا رات کے وقت فون کر سکتے ہیں۔ دس بجے رات کے بعد ٹیلیفون نمبر ۳۵ پر فون کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس ٹیلیفون پر چوبیس گھنٹے آدمی موجود ہوتا ہے۔ جن دوستوں نے اپنے ٹیلیفون لگوائے ہوئے ہیں وہ مہربانی فرما کر اپنے فون نمبر سے مطلع فرمائیں تا کہ حسب ضرورت یہاں سے فون کرنے میں سہولت رہے۔

(ناظر امور عامہ)

گذشتہ بار سہو کتابت سے فون نمبر غلط چھپ گئے جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے احباب صحیح نمبر نوٹ کر لیں۔ (ادارہ)

خارجہ سردار سورن سنگھ نے وقفہ سوالات کے وقت ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ان خبروں کی تصدیق کی ہے کہ رہوڈیشیا ناگا دل نے امن مشن کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ وہ فیزو سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں کہ بھارت سرکار انہیں بھارت آنے اور اُن کے نمائندوں سے اسے ملنے کی اجازت دے بھارتی وفد نے امن مشن کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ بات چیت غیر معین عرصہ تک ملتوی ۱۲

ہونے پر رضامند نہ ہوگی۔ اور کہ کمیٹی میں آئندہ کانفرنس میں لڑائی بندی کی توسیع پر پوری طرح غور ہونا چاہیئے۔ جہاں تک ناگاؤں کو فیزو سے مشورہ کی سہولتیں دینے کا تعلق ہے۔ بھارتی وفد نے امن مشن کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ چونکہ فیزو نے بھارت کی قومیت ترک کر دی ہے۔ اس لئے بھارت اس کے یہاں جانے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

مدراس ۵ راپریل۔ مرکزی تعلیم مسٹر ایم۔ سی چھاگلہ نے کل مدراس میں بتایا کہ گورنمنٹ بھاشائی مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر پوری طرح غور کر رہی ہے اور پنڈت نہرو کی اس یقین دہانی کو پوری طرح عملی جامہ پہنایا جائے گا کہ انگریزی کو تب تک جاری رکھا جائے گا جب تک غیر ہندی بھاشی صوبے اس کی ضرورت سمجھیں گے۔ لیکن یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ غیر ہندی بھاشی صوبوں کے لوگ یہ خیال کریں کہ مرکزی سرکار ان پر ہندی ٹھونسنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ شک و شبہ فوری طور پر ختم ہونا چاہیئے۔

واشنگٹن ۵ راپریل۔ بھارت کے سر غیر ملکی قرضہ کی رقم آئندہ سال تک بڑھ کر چھ ارب ڈالر ہو جائے گی۔ یہ اندازہ امریکہ کی بھارت کی مدد کرنے والی کمیٹی نے لگایا ہے۔ اور کہا ہے کہ بھارت اپنے آئندہ پانچسالہ پلان کے دوران جس قدر زرمبادلہ کمائے گا اس میں سے ایک چوتھائی اُسے غیر ملکی قرض کی قسط کے طور پر ادا کرنا پڑے گا

قاہرہ ۵ راپریل۔ فلسطین کے سوال پر عرب لیگ کی طرف سے بلائے گئے سیمینار میں جو کہ قاہرہ یونیورسٹی کے ہال میں منعقد ہو رہا ہے کہ مغربی اور ایشیائی سیاستدانوں نے جن میں برطانیہ کے سابق منسٹر آف سٹیٹ امور خارجہ مسٹر انتھونی نٹنگ اور